THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the February 13, 2023
(324th Session)
Volume VIII, No.13
(Nos.01-14)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume VIII *SP.VIII (13)/2023*
No.13 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha 2
3. Leave of Absence 2
4. Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding the case registered against Senator Shaukat Fayyaz Ahmed Tarin 3
5. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Articles 62 and 63 of the Constitution) 5
6. Introduction of [The Personal Data Protection Bill, 2023] 6
7. Introduction of [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2023] 7
8. Introduction of [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2022] 8

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the February 13, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twelve in the noon with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

ترجمہ: پیغمبر ﷺ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا اور اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 38 تا 40)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔

Fateha

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! ضیاء محی الدین صاحب اور امجد اسلام امجد صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے لیے دعا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب! دعا کریں۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے؟ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب مورخہ 10فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ صاحب بیرون ملک ہونے کی وجہ سے مورخہ 23 تا 7فروری اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: آج Private Members Day ہے۔ صرف دو منٹ کا کام ہے۔ پھر اس کے بعد آپ بات کرلیں گے۔ جی، قائد حزب اختلاف صاحب۔

Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding the case registered against Senator Shaukat Fayyaz Ahmed Tarin

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! پچھلے کچھ عرصے سے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک کے جو حالات چل رہے ہیں چاہے وہ معاشی ہوں، چاہے وہ امن وامان کے حوالے سے ہوں۔ حکومت جو اپنی priorities set کر رہی ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ ملک ایک طرف تو دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور وزارت داخلہ بجائے اپنے اصل کام کرنے کے روز ہمیں ایک نیا بیان ملتا ہے کہ اب ہم فلاں کو گرفتار کرنے جا رہے ہیں۔ اب ہم نے فلاں کا بیان پکڑ لیا ہے۔ فلاں کی آڈیو کال پکڑ لی ہے۔ فلاں کی وڈیو کال پکڑ لی ہے اور یہ اس وقت کوئی بھی سنجیدہ کام کرنے سے عاری ہے۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس کے ایک رکن اور سابق وزیر خزانہ شوکت ترین صاحب کے حوالے سے کل وزیر داخلہ صاحب کا ایک بیان آیا ہے۔ انہوں نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ ہم شوکت ترین کو گرفتار کرنے جا رہے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس وقت یہاں کے فرعون بنے ہوئے ہیں۔ یہ فسطائت کی بدترین مثال اس ملک میں قائم کرنے جا رہے ہیں۔ کس بات پر آپ کہہ رہے ہیں کہ شوکت ترین کو ہم گرفتار کرنے جا رہے ہیں۔ اس لیے کہ وہ روز اٹھ کر آپ کو آئینہ دکھاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ آپ کی معاشی پالیسیوں پر تنقید کرتا ہے۔ اس لیے کہ وہ آپ کو کہتا ہے کہ آپ جس ڈگر پر چل رہے ہیں آپ ملک کو معاشی تباہی میں دھکیل رہے ہیں۔ اس لیے کہ وہ کہتا ہے کہ آپ نے مہنگائی کے بوجھ تلے عوام کو دفن کر دیا ہے۔ اس لیے کہ آپ ایک آڈیو کال لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ بھی پتا نہیں کہ یہ cut paste ہے یا کچھ اور ہے۔ اس نے کیا بات کی ہے؟ آپ IMF سے negotiation کی بات کرتے ہیں۔ آپ بات کرتے ہیں کہ صوبوں کو ان کے حقوق ملنے چاہییں۔ آپ ایک طرف تو صوبوں کے واجب الادا پیسے ان کو دیتے نہیں۔ صوبوں پر سیلاب کی تباہ کاری کی آفت آجاتی ہے وہ ان سے نبٹیں یا اپنے فنڈ کی کمی کا رونا روئیں۔ اس کے بعد آپ IMF سے یہ deal کر لیتے ہیں یا یہ طے کر لیتے ہیں کہ صوبے surplus دیں گے۔ اس پر اگر صوبے یہ کہتے ہیں یا شوکت ترین صاحب یہ کہتے ہیں کہ صوبے surplus دینے کی position میں نہیں ہیں۔ ایک تو ان کے واجب الادا پیسے ان کو نہیں ملتے اور دوسرا سیلاب کی تباہ کاری کی وجہ سے

ان کے اخراجات مزید بڑھ گئے ہیں تو کیا یہ anti-state ہوگیا۔ آپ آئین پڑھ لیں صوبے State کا حصہ نہیں ہیں؟ State صوبوں کے ساتھ complete ہوتی ہے۔ صوبائی حکومت کا فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے صوبے کی مفادات کا تحفظ کریں۔ آپ اس کو بھی anti-state کہتے ہیں۔ آپ اس ملک کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں۔ کیا direction ہے آپ کی؟ یہ کیا سلسلہ اس ملک میں شروع ہے؟ دوسری طرف جب عدالتیں کوئی فیصلہ دیتی ہیں، پچھلے کئی دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ عدالتوں کے خلاف اور عدلیہ کے ہر فیصلے کے خلاف ایک منظّم campaign شروع ہو گئی ہے۔ آپ بات کر رہے ہیں شوکت ترین کی، اگر شوکت ترین کا یہ جرم ہے کہ وہ کہتا ہے کہ صوبے اس position میں نہیں ہیں اور وہ کہتا ہے کہ IMF کے ساتھ renegotiate کریں تو پھر جب آپ کے وزیر خزانہ یہ کہتے ہیں کہ IMF کون ہوتا ہے، ہم IMF کو دیکھ لیں گے، IMF کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں گے تو پھر وہ کیا ہے؟ ایک logic کے اوپر تنقید anti-state ہو گئی جبکہ IMF کو دھمکیاں anti-sate نہیں ہیں۔ یہ دورُخی اور دو عملی نہیں چلے گی۔

عدلیہ کے حوالے سے جو ایک منظّم campaign چلائی جا رہی ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ایک طرف جب آپ نے اس ملک میں آئین کی دھجیاں اڑا دیں، قانون کی کوئی عمل داری نہیں تو اس وقت صرف ایک عدلیہ ہی ہے جس سے امید کی جا سکتی ہے کہ شاید آئین پر کچھ عمل ہو جائے، شاید قانون کی کچھ عمل داری ہو جائے مگر جو عدلیہ کے فیصلے آتے ہیں، آپ ان کو بھی ہوا میں اڑا دیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اسلام آباد میں بلدیاتی الیکشن کروانے کے حوالے سے اسلام آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ آیا، آپ نے اس کو ہوا میں اڑا دیا۔ لاہور ہائی کورٹ میں فواد چوہدری کی گرفتاری کا معاملہ تھا، لاہور ہائی کورٹ بیٹھی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اسے پیش کریں۔ آپ سینہ تان کر کہتے ہیں کہ پیش نہیں کریں گے۔ ان کو اسلام آباد لے آئے۔ لاہور ہائی کورٹ کا دوسرا فیصلہ، لاہور ہائی کورٹ نے تین دن پہلے یہ فیصلہ دیا کہ آئین کے مطابق آپ پابند ہیں کہ توّے دنوں کے اندر الیکشن کروائیں، آج تین دن گزر گئے۔ یہ direction دی گئی کہ فوری طور پر الیکشن کا schedule announce کریں، ابھی تک کوئی جنبش بھی نہیں ہوئی۔ کیا یہ توہینِ عدالت نہیں ہے؟ اگر عدلیہ کہہ دیتی ہے کہ پارلیمنٹ incomplete ہے تو توہینِ پارلیمنٹ ہو جاتی ہے۔ جہاں پر عدلیہ آئین کو quote کرتے ہوئے فیصلے اور direction دیتی ہے تو اس پر کوئی عملدرآمد نہیں۔

جناب چیئرمین! ان کا مسئلہ صرف ایک ہے۔ ان کے اعصاب پر اس وقت عمران خان اور ان کی عوامی پذیرائی کا خوف طاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ صرف بھاگنے میں مصروف ہیں۔ ان کو اچھے سے کوئی joggers لے دیں تاکہ یہ ٹھیک طریقے سے دوڑ سکیں۔ الیکشن سے بھاگنے کا دنیا میں کوئی رواج نہیں ہے۔ آپ دیکھیں ایران عراق جنگ ہو رہی ہے، اتنی لمبی جنگ، تباہی ہو رہی ہے، ایران میں الیکشن ہو جاتا ہے۔ آج کی تازہ مثال دیکھیں۔ ترکی میں کس قدر ہولناک زلزلہ آیا ہے، وہ قائم ہیں کہ مئی میں ہونے والا الیکشن اپنے وقت پر ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ملکوں میں عوام کی رائے کی اہمیت ہوتی ہے۔ دوسری طرف، آپ عوام کو تو اس equation میں اور کسی خاطر میں ہی نہیں لاتے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے جو فیصلے بند کمروں میں کرنے ہیں، بس وہی فیصلے ہیں۔ بند کمروں میں فیصلے آپ کریں گے جبکہ عوام تک ان فیصلوں کے اثرات پہنچیں گے۔ آج دیکھیں کہ وہ اثرات عوام کو لے کر کہاں گئے ہیں۔

ہمارا اس فورم سے پرزور مطالبہ ہے کہ دھمکیوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ اراکینِ پارلیمنٹ کو نشانہ بنانے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ عدالتی احکامات اور آئین کے مطابق فی الفور الیکشن کا schedule جاری کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Order No.2 stands in the name of Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani. She may please move it.

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Articles 62 and 63 of the Constitution)

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Mr. Chairman, thank you very much. I hereby move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Articles 62 and 63 of the Constitution).

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law, is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.3 stands in the name of Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani. She may please move it.

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Mr. Chairman, thank you. I hereby introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Articles 62 and 63 of the Constitution).

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.4 stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. She is not present. It is deferred. Order No.6 stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. He may please move it.

Introduction of [The Personal Data Protection Bill, 2023]

Senator Afnan Ullah Khan: Mr. Chairman, thank you. I hereby move for leave to introduce [The Personal Data Protection Bill, 2023].

جناب چیئرمین: یہ کیا ہے اور کیوں لا رہے ہیں؟ یہ کوئی نئی چیز ہے۔ ڈاکٹر صاحب! بتائیں۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! ہمارے ملک میں data protection کا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے ہوتا یہ ہے کہ جیسے کسی کا کوئی user name ہے، password ہے، کسی کی کوئی banking detail ہے، کسی کا CNIC ہے یا کسی کا کوئی بھی data protect نہیں ہوتا کیونکہ قانون موجود نہیں ہے۔ اب مثال کے طور پر آپ نے سنا ہوگا

کہ banking frauds بہت زیادہ ہورہے ہیں۔ لوگ ہمارے پاکستان کا بہت ہی important data, dark web پر جاکر بیچ دیتے ہیں۔ اس کے لیے باقی دنیا میں قوانین already موجود ہیں جیسے برطانیہ میں Data Protection Act, 1988 ہے، اسی طرح یورپین یونین میں EU Directive for Information Security ہے۔ ہمارے ملک میں اس کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک تو data protect نہیں ہوتا، دوسرا باہر سے جو آئی۔ٹی کمپنیاں پاکستان آنا چاہتی ہیں، وہ نہیں آسکتیں کیونکہ ان کے laws یہ کہتے ہیں کہ آپ اس ملک میں جاسکتے ہیں جہاں پر data protection کے laws موجود ہوں۔ اگر نہیں ہوں گے تو ظاہر ہے وہ اپنا data یہاں پر نہیں لائیں گے۔ اس کی وجہ سے ہمیں businesses وغیرہ میں بھی issues آرہے ہیں۔ اس لیے میں یہ Bill introduce کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس کے اوپر ہم پچھلے ایک ڈیڑھ سالوں سے کام کررہے تھے جو کہ اب complete ہوگیا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law, is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.7 stands in the name of Senator Afnan Ullah Khan. He may please move it.

Senator Afnan Ullah Khan: Mr. Chairman, thank you. I hereby introduce [The Personal Data Protection Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Order No.8 which stands in the name of Senator Rubina Khalid. She may please move it.

Introduction of [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2023]

Senator Rubina Khalid: I hereby move that the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils

Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2023] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Order No.10 which stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmad. He may please move it.

Introduction of [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2022]

Senator Rana Maqbool Ahmad: I move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill is referred to the Standing Committee concerned. Shahadat Awan sahib has the floor.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو بات کی ہے، میں اس کی clarification کے لیے دو الفاظ کہنا چاہوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ اس وقت ہر بات کے اوپر اپوزیشن کی apprehensions خالی اخبار کے clips دیکھ کر آ جاتی ہیں۔ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ FIA ایک independent investigating ادارہ ہے۔ سب لوگ یہ بات جانتے ہیں۔ اس سے پہلے شوکت ترین صاحب کے دور میں جب IMF کے ساتھ بات ہو رہی تھی تو 750 بلین کی amount کی جو ہماری commitment تھی، اس سے backtrack کرنے کے لیے ایک ویڈیو leak ہوئی کہ جناب شوکت ترین صاحب نے خیبر پختونخوا کے وزیر خزانہ جھگڑا صاحب اور پنجاب کے لغاری صاحب کو یہ instructions دیں کہ آپ ایک letter لکھیں کہ ہم اپنی اس commitment کو honour نہیں کریں گے۔ یہ بات security of Pakistan اور ملکی سالمیت کے خلاف تھی۔ اس پر ایک investigating agency نے ایک انکوائری کی۔ ایف۔آئی۔اے ایکٹ میں یہ provided ہے کہ ایف۔آئی۔اے اپنی انکوائری complete

کرنے کے بعد حکومت سے permission لیتی ہے۔ لہٰذا، وہ ایک procedure ہو رہا ہے۔ اس کے اوپر کسی کو بھی خدشات کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ ہر ایک کو آئین اور قانون پر اعتماد رکھنا چاہیے۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی ہے تو میں کہتا ہوں کہ ایسے شخص کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیے جو پاکستان کے خلاف کوئی بات کرتا ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور باآواز بلند احتجاج شروع کر دیا)

سینیٹر شہادت اعوان: آپ میری گزارش سنیں۔ اگر کوئی جرم ہوا ہے، اگر پاکستان کے خلاف کوئی بات ہوئی ہے تو اس کے اوپر action ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن! ہاؤس کا ماحول خراب ہو جائے گا۔ ان کو بات تو کرنے دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! میں گزارش یہ کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی turn پر بولیں۔ محترم لیڈر آف دی اپوزیشن! مہربانی کریں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! محترم لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو کہا ہے، میری گزارش یہ ہے کہ مجھے بولنے کا حق دیں۔ اس کے بعد جواب دیں۔

جناب چیئرمین: جناب! ان کو کم از کم بولنے تو دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: مجھے بولنے دیں، مجھے سن لیں۔ آپ تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کریں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا، میں حقیقت کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب! مہربانی فرما کر بات تو سنیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: لیڈر آف دی اپوزیشن! آپ میری گزارش سنیں، بات سننے کی صلاحیت پیدا کریں۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ ان کی بات نہیں سن رہے۔ وہ اپنی بات کریں گے، پھر آپ اس کا جواب دے دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! آپ order of the House maintain کریں۔ میں صرف دو الفاظ کہوں گا۔

جناب چیئرمین: جناب! ان کو بات تو کرنے دیں۔ آپ اپنی turn پر بولیں۔ میرے خیال میں آپ لوگ ایک دوسرے کو سننا نہیں چاہتے۔ آج آپ لوگوں کو جلدی بلا لیا ہے، شاید اس لیے، مجھے لگ رہا ہے۔

The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 14th February, 2023 at 10:00 am.

[The House was then adjourned to meet on Tuesday, the 14th February, 2023 at 10:00 am.]

Index

Senator Afnan Ullah 6, 7
Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani 5, 6
Senator Rana Maqbool Ahmad 8
Senator Rubina Khalid 7
سینیٹر افنان اللہ خان 6
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 3
سینیٹر شہادت اعوان 8, 9